آیات نمبر 41 تا 52 میں وضاحت کہ مشرکین کی قرآن سے بیزاری کی اصل وجہ یہ ہے کہ قرآن شرک کی سختی سے نفی کرتا ہے۔ اس کائنات کی ہر چیز اللہ ہی کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے سامنے قرآن کی تلاوت ان کی بیزاری میں اضافہ ہی کرتی ہے۔ مرنے کے بعد انسان کی ہڈیاں جب ریزہ ریزہ ہو جائیں گی تو انہیں وہی اللہ دوبارہ زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی دفعہ پیدا کیا تھا۔

وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَ مَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾

ہم نے اس قرآن میں مضمون توحید کو بار بار مختلف انداز میں بیان کیا ہے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں لیکن حالت یہ ہے ان کی نفرت اور زیادہ بڑھتی جاتی ہے

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ﴿۴۲﴾

اے پیغمبر (ﷺ)! آپ فرما دیجئے کہ اگر اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود بھی ہوتے جیسا کہ یہ مشرکین کہتے ہیں، تو وہ اب تک مالکِ عرش تک پہنچنے کی راہ ڈھونڈ چکے ہوتے

سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا ﴿۴۳﴾

وہ پاک ہے اور بہت برتر و بالا ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ کہہ رہے ہیں

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِیْهِنَّ ؕ

ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی ان میں موجود ہے سب اس کی تسبیح و تقدیس میں لگے ہوئے ہیں

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ

اور کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد و ثنا کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کر رہی ہو مگر تم لوگ اس تسبیح و تقدیس کو سمجھ نہیں

سکتے اِنَّہٗ کَانَ حَلِیۡمًا غَفُوۡرًا ﴿۴۴﴾ بلاشبہ وہ بڑا ہی بردبار اور بہت بخشنے والا ہے وَ
اِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ جَعَلۡنَا بَیۡنَکَ وَ بَیۡنَ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ
حِجَابًا مَّسۡتُوۡرًا ﴿ۙ۴۵﴾ جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور آخرت پر
ایمان نہ لانے والوں کے درمیان ایک نظر نہ آنے والا پردہ حائل کر دیتے ہیں وَّ
جَعَلۡنَا عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ اَکِنَّۃً اَنۡ یَّفۡقَہُوۡہُ وَ فِیۡۤ اٰذَانِہِمۡ وَقۡرًا ؕ ہم ان کے
دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں کہ کچھ نہ سمجھ سکیں اور ان کے کانوں میں گرانی ڈال
دیتے ہیں تاکہ کچھ نہ سن سکیں وَ اِذَا ذَکَرۡتَ رَبَّکَ فِی الۡقُرۡاٰنِ وَحۡدَہٗ وَلَّوۡا
عَلٰۤی اَدۡبَارِہِمۡ نُفُوۡرًا ﴿۴۶﴾ اور جب آپ قرآن میں ان کے بتوں کو چھوڑ کر صرف
تنہا اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں تو یہ الٹے پاؤں متنفر ہو کر بھاگ جاتے ہیں نَحۡنُ
اَعۡلَمُ بِمَا یَسۡتَمِعُوۡنَ بِہٖۤ اِذۡ یَسۡتَمِعُوۡنَ اِلَیۡکَ وَ اِذۡ ہُمۡ نَجۡوٰۤی اِذۡ یَقُوۡلُ
الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا ﴿۴۷﴾ ہمیں معلوم ہے کہ جب یہ
لوگ کان لگا کر آپ کی بات سنتے ہیں تو ان کے اس سننے کی اصل غرض و غایت کیا
ہوتی ہے اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ جب وہ ظالم آپس میں بیٹھ کر سرگوشیاں کرتے
ہیں تو کہتے ہیں کہ تم تو بس ایک ایسے آدمی کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو کر دیا گیا
ہے اُنۡظُرۡ کَیۡفَ ضَرَبُوۡا لَکَ الۡاَمۡثَالَ فَضَلُّوۡا فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ
سَبِیۡلًا ﴿۴۸﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! ذرا دیکھئے یہ آپ کے متعلق کیسی کیسی مثالیں بیان
کرتے ہیں، سو یہ لوگ اتنے گمراہ ہو چکے ہیں کہ اب راہِ راست پر نہیں آسکتے وَ

قَالُوۡٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ خَلۡقًا جَدِيۡدًا ﴿۴۹﴾ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم مرنے کے بعد گل سڑ کر ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم از سرنو زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے قُلۡ كُوۡنُوۡا حِجَارَةً اَوۡ حَدِيۡدًا ﴿۵۰﴾ اَوۡ خَلۡقًا مِّمَّا يَكۡبُرُ فِيۡ صُدُوۡرِكُمۡ ۚ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ خواہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا، یا کوئی اور ایسی مخلوق جس کا پیدا ہونا تم ناممکن سمجھتے ہو، بہر حال دوبارہ زندہ ضرور کئے جاؤ گے فَسَيَقُوۡلُوۡنَ مَنۡ يُّعِيۡدُنَا ؕ پھر وہ لوگ پوچھیں گے کہ وہ کون ہے جو ہمیں دوبارہ زندہ کرے گا؟ قُلِ الَّذِيۡ فَطَرَكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ آپ کہہ دیجئے کہ وہی ذات جس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا فَسَيُنۡغِضُوۡنَ اِلَيۡكَ رُءُوۡسَهُمۡ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هُوَ ؕ پھر وہ تعجب سے سر ہلا کر کہیں گے کہ یہ کب ہو گا؟ قُلۡ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ قَرِيۡبًا ﴿۵۱﴾ آپ کہہ دیجئے کہ کچھ عجب نہیں کہ وہ وقت قریب ہی آ پہنچا ہو يَوۡمَ يَدۡعُوۡكُمۡ فَتَسۡتَجِيۡبُوۡنَ بِحَمۡدِهٖ وَتَظُنُّوۡنَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۵۲﴾ جس روز وہ تمہیں پکارے گا تو تم اس کی حمد کرتے ہوئے اس کی پکار کے جواب میں نکل آؤ گے اور اس وقت تمہارا گمان یہی ہو گا کہ اس حالت میں ہم بہت ہی تھوڑی دیر رہے ہیں رکوع [۵]

آیات نمبر 53 تا 60 میں تنبیہ کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے، وہ ان کے درمیان وسوسہ اندازی کرتا رہتا ہے۔ مشرکین کو انتباہ کہ ان کے جھوٹے معبود نہ ان کی کسی مصیبت کو روک سکتے ہیں نہ تبدیل کر سکتے ہیں۔ اللہ کی طرف سے قریش کے لئے کوئی معجزہ صرف اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ پچھلی امتوں کے لئے معجزے بھیجے گئے تھے لیکن انہوں نے جھٹلا دیا سو وہ ہلاک کر دئے گئے۔ واقعہ معراج اور زقوم کے درخت کو ہم نے لوگوں کے لئے ایک آزمائش بنا دیا ہے

وَ قُلۡ لِّعِبَادِیۡ یَقُوۡلُوا الَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اے پیغمبر ﷺ! میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ ہمیشہ ایسی بات کہا کریں جو بہترین ہو اِنَّ الشَّیۡطٰنَ یَنۡزَغُ بَیۡنَہُمۡ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ کَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِیۡنًا ﴿۵۳﴾ کیونکہ بے شک شیطان ہمیشہ انسانوں کے درمیان فساد ڈلوانے کی کوشش کرتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے بے احتیاطی سے کہا گیا ایک لفظ بھی لڑائی جھگڑے کا باعث بن سکتا ہے۔ رَبُّکُمۡ اَعۡلَمُ بِکُمۡ ؕ اِنۡ یَّشَاۡ یَرۡحَمۡکُمۡ اَوۡ اِنۡ یَّشَاۡ یُعَذِّبۡکُمۡ ؕ تمہارا رب تم سب کا حال خوب جانتا ہے، وہ چاہے تو تم پر رحم کرے اور چاہے تو تم کو سزا دے وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ وَکِیۡلًا ﴿۵۴﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! ہم نے آپ کو لوگوں پر ان کے اعمال کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا آپ کا کام تو صرف لوگوں تک ہمارا پیغام پہنچا دینا ہے وَ رَبُّکَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ اور آپ کا رب زمین و آسمان کی ہر شے سے باخبر ہے وَ لَقَدۡ فَضَّلۡنَا بَعۡضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعۡضٍ

وَّ اٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ﴿۵۵﴾ اور بلاشبہ ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت عطا کی ہے
اور ہم ہی نے داؤد علیہ السلام کو زبور عطا کی تھی قُلِ ادۡعُوا الَّذِيۡنَ زَعَمۡتُمۡ
مِّنۡ دُوۡنِهٖ فَلَا يَمۡلِكُوۡنَ كَشۡفَ الضُّرِّ عَنۡكُمۡ وَلَا تَحۡوِيۡلًا ﴿۵۶﴾ اے پیغمبر
(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ)! آپ ان لوگوں سے فرما دیجئے کہ تم اپنے خیال میں اللہ کے سوا جن کو معبود
سمجھتے ہو انہیں پکار کر دیکھو، نہ تو وہ تمہاری کوئی تکلیف دور کر سکتے ہیں اور نہ ہی اسے
بدل سکتے ہیں اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الۡوَسِيۡلَةَ اَيُّهُمۡ
اَقۡرَبُ وَيَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَهٗ وَيَخَافُوۡنَ عَذَابَهٗ ؕ یہ مشرک لوگ اللہ کے سوا
جن کو پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کے قرب کی طلب میں سرگرم ہیں، کہ کون اس
سے قریب تر ہو جائے اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے
خائف ہیں مراد وہ ملائکہ، جنات اور بعض انبیاء ہیں جنہیں مشرکوں اور شرک میں مبتلا اہل
کتاب نے درجہ الوہیت دے رکھا ہے، یہ سب نیکیوں کے ذریعہ اللہ کی قربت حاصل کرنا چاہتے
ہیں اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحۡذُوۡرًا ﴿۵۷﴾ حقیقت یہ ہے کہ تیرے رب کا
عذاب ہے ہی ڈرنے کے لائق وَاِنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اِلَّا نَحۡنُ مُهۡلِكُوۡهَا قَبۡلَ
يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ اَوۡ مُعَذِّبُوۡهَا عَذَابًا شَدِيۡدًا ؕ اور نافرمان لوگوں کی کوئی بستی
ایسی نہیں ہے جسے ہم قیامت سے پہلے ہلاک و برباد نہ کر دیں یا اس پر شدید عذاب نہ
نازل کر دیں كَانَ ذٰلِكَ فِى الۡكِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ﴿۵۸﴾ یہ بات کتاب یعنی لوح محفوظ
میں لکھی جا چکی ہے وَمَا مَنَعَنَاۤ اَنۡ نُّرۡسِلَ بِالۡاٰيٰتِ اِلَّاۤ اَنۡ كَذَّبَ بِهَا

الۡاَوَّلُوۡنَ ؕ ان مشرکوں کے مطالبہ کے باوجود ہم نے نشانیاں صرف اس لئے نہیں بھیجیں کہ پچھلی قومیں اس قسم کے معجزوں کو جھٹلا چکی ہیں وَ اٰتَيۡنَا ثَمُوۡدَ النَّاقَةَ مُبۡصِرَةً فَظَلَمُوۡا بِهَا ؕ اور ہم نے معجزہ کے طور پر قوم ثمود کو اونٹنی دی تھی لیکن انہوں نے اس پر ظلم کیا وَ مَا نُرۡسِلُ بِالۡاٰيٰتِ اِلَّا تَخۡوِيۡفًا ﴿۵۹﴾ اور اس قسم کے معجزے تو ہم صرف عذاب سے ڈرانے کی خاطر بھیجتے ہیں یہ معجزہ آخری انتباہ ہوتا ہے جس کے بعد عذاب آجاتا ہے، ایسا معجزہ نہ بھیجنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم ان مشرکین مکہ کو ابھی مزید مہلت دینا چاہتے ہیں وَ اِذۡ قُلۡنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ اور وہ وقت یاد کیجئے جب ہم نے آپ سے کہا تھا کہ بیشک آپ کے رب نے سب لوگوں کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے وَ مَا جَعَلۡنَا الرُّءۡيَا الَّتِيۡۤ اَرَيۡنٰكَ اِلَّا فِتۡنَةً لِّلنَّاسِ وَ الشَّجَرَةَ الۡمَلۡعُوۡنَةَ فِي الۡقُرۡاٰنِ ؕ اور جن عجائبات قدرت کا آپ کو مشاہدہ کرایا گیا اور وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے ان سب کو ہم نے ان لوگوں کے لئے آزمائش کا سبب بنا دیا ہے یعنی معراج کے سفر میں جو کچھ دکھایا ہے اور اسی طرح قرآن میں ایک زقوم کے درخت کا ذکر کیا گیا ہے جو جہنم میں اگتا ہے، کفار حیرت سے کہتے تھے کہ آگ میں ایک درخت کیسے اُگ سکتا ہے وَ نُخَوِّفُهُمۡ ۙ فَمَا يَزِيۡدُهُمۡ اِلَّا طُغۡيَانًا كَبِيۡرًا ﴿۶۰﴾ؑ ہم تو انہیں بار بار مختلف انداز میں عذاب سے ڈراتے ہیں لیکن ان کی حد سے بڑھی ہوئی سرکشی اور زیادہ بڑھتی ہی جاتی ہے رکوع [۶]

آیات نمبر 61 تا 70 میں آدم اور ابلیس کا مختصر قصہ، اس کی نافرمانی اور یہ دعویٰ کہ وہ اولاد آدم کی ایک بہت بڑی تعداد کو گمراہ کر دے گا۔ اللہ کی نعمتوں کا بیان اور انسان کے ناشکرا ہونے کی مثال۔ مشرکین کو انتباہ کہ اللہ تمہیں کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ گرفت میں لے سکتا ہے۔ بنی آدم کو بہت سی مخلوقات پر فضیلت عطا کی گئی ہے۔

وَ اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا قَالَ ءَاَسۡجُدُ لِمَنۡ خَلَقۡتَ طِيۡنًا ﴿۶۱﴾ ابلیس نے کہا کہ کیا میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا ہے؟ قَالَ اَرَءَيۡتَكَ هٰذَا الَّذِىۡ كَرَّمۡتَ عَلَىَّ لَئِنۡ اَخَّرۡتَنِ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَاَحۡتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۶۲﴾ اور پھر بولا کہ بھلا دیکھ تو یہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو اسے مجھ پر فوقیت دیتا؟ اگر تو مجھے روز قیامت تک کی مہلت دے تو میں تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ اس کی ساری اولاد کو اپنے بس میں کر لوں گا قَالَ اذۡهَبۡ فَمَنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمۡ جَزَآءً مَّوۡفُوۡرًا ﴿۶۳﴾ اللہ نے فرمایا کہ جا تجھے مہلت دی جاتی ہے، پھر ان میں سے جو شخص بھی تیری پیروی کرے گا تو بیشک تجھ سمیت ان سب کے لیے جہنم ہی بھرپور جزا ہے وَ اسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡهُمۡ بِصَوۡتِكَ وَ اَجۡلِبۡ عَلَيۡهِمۡ بِخَيۡلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكۡهُمۡ فِى الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَوۡلَادِ وَعِدۡهُمۡ ؕ اور جس پر بھی تیرا بس چل سکتا

ہے تو اسے اپنی آواز سے گمراہ کر لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادوں سے حملہ

کر دے اور ان کے مال و اولاد میں ان کا شریک بن جا اور ان سے بڑے بڑے

وعدے کر وَ مَا یَعِدُهُمُ الشَّیۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا ﴿۶۴﴾ اور شیطان تو لوگوں سے

بس جھوٹے وعدے ہی کرتا ہے اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَكَ عَلَیۡهِمۡ سُلۡطٰنٌ ؕ وَ

کَفٰی بِرَبِّكَ وَكِیۡلًا ﴿۶۵﴾ بے شک میرے مخلص بندوں پر تیرا کچھ زور نہیں چل

سکتا اور تیرا رب ان کی کارسازی کے لئے کافی ہے رَبُّكُمُ الَّذِیۡ یُزۡجِیۡ لَكُمُ

الۡفُلۡكَ فِی الۡبَحۡرِ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمۡ رَحِیۡمًا ﴿۶۶﴾ تمہارا

رب تو وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش

کرو، بلاشبہ وہ تمہارے حق میں بڑی رحمت والا ہے وَ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِی

الۡبَحۡرِ ضَلَّ مَنۡ تَدۡعُوۡنَ اِلَّاۤ اِیَّاهُ ۚ اور جب سمندر میں تمہیں کوئی مصیبت

پیش آتی ہے تو اللہ کے سوا وہ تمام معبود جنہیں تم پکارا کرتے ہو، تم انہیں بھول جاتے

ہو فَلَمَّا نَجّٰىكُمۡ اِلَی الۡبَرِّ اَعۡرَضۡتُمۡ ؕ وَ كَانَ الۡاِنۡسَانُ كَفُوۡرًا ﴿۶۷﴾ پھر

جب اللہ تمہیں نجات دے کر خشکی کی طرف لے آتا ہے تو تم دوبارہ اس سے منہ

پھیر لیتے ہو، اور انسان تو ہے ہی بہت ناشکرا اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِكُمۡ

جَانِبَ الۡبَرِّ اَوۡ یُرۡسِلَ عَلَیۡكُمۡ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَكُمۡ وَكِیۡلًا ﴿۶۸﴾ کیا

تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں خشکی کی طرف لے جانے کے بعد

بھی زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیج دے، پھر تم کسی کو اپنا

مدد گار نہ پاؤ گے اَمۡ اَمِنۡتُمۡ اَنۡ يُّعِيۡدَكُمۡ فِيۡهِ تَارَةً اُخۡرٰى فَيُرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيۡحِ فَيُغۡرِقَكُمۡ بِمَا كَفَرۡتُمۡ‌ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَـكُمۡ عَلَيۡنَا بِهٖ تَبِيۡعًا ﴿۶۹﴾ یا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں دوبارہ اسی سمندر میں لے جائے اور تمہاری ناشکری کے بدلے تم پر سخت طوفانی ہوا بھیج کر تمہیں غرق کر دے اور اس بربادی پر تمہیں ہم سے کوئی انتقام لینے والا بھی نہ ملے؟

وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِيۡۤ اٰدَمَ وَحَمَلۡنٰهُمۡ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰهُمۡ عَلٰى كَثِيۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِيۡلًا ﴿۷۰﴾ بلاشبہ! ہم نے بنی آدم کو بزرگی اور عزت بخشی اور انہیں خشکی اور پانی میں چلنے والی سواریاں مہیا کیں اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا کیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر نمایاں فوقیت وفضیلت بخشی رکوع [۷]

آیات نمبر 71 تا 84 روز قیامت نیک لوگوں کے اعمال نامے داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور جو شخص اس دنیا میں اندھا بنا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ کو دشمنوں کی مخالفت کے باوجود اپنے موقف پر جمے رہنے کی تاکید۔ رسول اللہ ﷺ کو تسلی کہ اگر یہ لوگ آپ کو اس شہر سے نکال دیں گے تو خود بھی زیادہ دیر یہاں نہیں رہ سکیں گے۔ حصول صبر و استقامت کے لئے نماز اور خصوصاً تہجد کی تاکید۔ پوشیدہ الفاظ میں ہجرت کی دعا کی تلقین۔ مشرکین کی بدبختی کہ قرآن جو لوگوں کے لئے باعث شفا اور رحمت ہے مشرکین کے لئے خسارہ کا باعث بن گیا ہے۔

يَوۡمَ نَدۡعُوۡا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمۡ‌ۚ فَمَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيۡنِهٖ فَاُولٰٓٮِٕكَ يَقۡرَءُوۡنَ كِتٰبَهُمۡ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ فَتِيۡلًا ﴿۷۱﴾ وہ دن قابل ذکر ہے جب ہم ہر انسانی گروہ کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے پھر وہ لوگ جنہیں ان کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، اپنا اعمال نامہ مسرت و شادمانی سے پڑھیں گے اور ان پر ایک ذرہ کے برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا وَمَنۡ كَانَ فِىۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰى فَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰى وَاَضَلُّ سَبِيۡلًا ﴿۷۲﴾ اور جس شخص نے عقل و خرد سے کام نہ لیا اور اس دنیا میں اندھا بنا رہا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا بلکہ راہ پانے کے لحاظ سے اندھوں سے بھی زیادہ بھٹکا ہوا وَاِنۡ كَادُوۡا لَيَفۡتِنُوۡنَكَ عَنِ الَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ لِتَفۡتَرِىَ عَلَيۡنَا غَيۡرَهٗ‌ ‌ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوۡكَ خَلِيۡلًا ﴿۷۳﴾ اے نبی ﷺ! ان لوگوں نے اس کوشش میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی کہ آپ کو ہماری طرف سے بھیجی ہوئی وحی کی تبلیغ سے باز رکھیں اور یہ کہ آپ اپنی طرف سے کوئی بات بنا کر اسے ہماری طرف منسوب کر دیں، اگر آپ ایسا کرتے تو وہ ضرور آپ کو اپنا دوست بنا لیتے وَلَوۡلَاۤ اَنۡ ثَبَّتۡنٰكَ لَقَدۡ كِدتَّ تَرۡكَنُ اِلَيۡهِمۡ شَيۡـــًٔا قَلِيۡلًا ۙ﴿۷۴﴾ اور اگر ہم نے آپ کو ثابت قدم نہ بنایا ہوتا تو قریب تھا کہ آپ ان کی

طرف تھوڑا بہت مائل ہو ہی جاتے اِذًا لَّاَذَقۡنٰكَ ضِعۡفَ الۡحَيٰوةِ وَ ضِعۡفَ الۡمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيۡنَا نَصِيۡرًا ﴿۷۵﴾ اور اگر ایسا ہو جاتا تو ہم دنیا میں بھی دوہرے عذاب کا مزہ چکھاتے اور آخرت میں بھی دوہرا عذاب دیتے پھر آپ ہمارے مقابلہ میں کسی کو اپنا مددگار بھی نہ پاتے وَ اِنۡ كَادُوۡا لَيَسۡتَفِزُّوۡنَكَ مِنَ الۡاَرۡضِ لِيُخۡرِجُوۡكَ مِنۡهَا وَ اِذًا لَّا يَلۡبَثُوۡنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۷۶﴾ اور وہ کافر تو چاہتے تھے کہ آپ کے قدم ہی اس سرزمین سے اکھاڑ دیں تاکہ آپ کو یہاں سے نکال باہر کریں اور اگر ایسا ہو جاتا تو آپ کے بعد وہ بھی یہاں زیادہ دیر نہ ٹھہر سکتے تھے سُنَّةَ مَنۡ قَدۡ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِنۡ رُّسُلِنَا وَ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحۡوِيۡلًا ﴿۷۷﴾ آپ سے پہلے بھیجے گئے رسولوں کے وقت بھی ہمارا یہی دستور تھا اور آپ ہمارے دستور میں کبھی کوئی تبدیلی نہ پائیں گے رکوع [۸] اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ وَ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُوۡدًا ﴿۷۸﴾ اے نبی ﷺ! زوالِ آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک نمازیں ادا کیجئے اور اور نمازِ فجر کا قرآن پڑھنا بھی لازم کر لیں، بلاشبہ صبح کی نماز فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت ہے وَ مِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ﴿۷۹﴾ اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد بھی ادا کیجئے کہ یہ آپ کے لئے زائد عبادت ہے، یقیناً اس کی برکت سے اللہ آپ کو مقام محمود پر فائز کر دے گا وَ قُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِيۡرًا ﴿۸۰﴾ اور آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اے میرے رب! آپ مجھے جہاں بھی لے جائیں وہاں خیر و خوبی کے ساتھ داخل

کیجئے اور جہاں سے لے جائیں وہاں سے خیر وخوبی کے ساتھ نکالیں اور ایسی قوت عطا فرما جو
میری مدد گار ہو یہ دعا اس بات کا اشارہ تھا کہ اب مکہ سے ہجرت کا وقت نزدیک آپہنچا ہے وَ
قُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَ زَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا ﴿۸۱﴾ اے نبی ﷺ!
آپ اعلان کر دیجئے کہ حق ظاہر ہو گیا اور باطل مٹ گیا، اور بے شک باطل تو ہے ہی مٹنے
والا وَ نُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ وَ لَا يَزِيۡدُ
الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ اور ہم جو کچھ قرآن میں سے نازل کر رہے ہیں وہ ایمان
والوں کے لئے تو شفا اور رحمت ہے مگر ظالموں کے لئے یہ خسارے کے سوا اور کسی چیز میں
اضافہ نہیں کرتا وَ اِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَى الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا
مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوۡسًا ﴿۸۳﴾ اور انسان کا حال یہ ہے کہ جب ہم اسے کوئی نعمت عطا
کرتے ہیں تو ہم سے منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو تہی کرتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی
ہے تو مایوس ہو جاتا ہے صحیح راستہ یہ ہے کہ جب کوئی نعمت ملے تو اللہ ہی کا شکر ادا کرے کہ
یہ نعمت اسی کی دی ہوئی ہے اور تکلیف و مصیبت پر اللہ ہی سے معافی اور مدد کا طلبگار ہو
قُلۡ كُلٌّ يَّعۡمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَنۡ هُوَ اَهۡدٰى سَبِيۡلًا ﴿۸۴﴾ اے
نبی ﷺ! آپ کہہ دیجئے کہ ہر شخص اپنی فطری طبیعت اور سوچ کے مطابق کام کرتا ہے،
سو تمہارا رب ہی بہتر جانتا ہے کہ کون شخص زیادہ صحیح راہ پر ہے انسانی شخصیت کے مخصوص
سانچے کی تشکیل میں انسان کے موروثی جین [Genes] اور اس کا خارجی ماحول و تربیت بنیادی
کردار ادا کرتے ہیں۔ پھر ہر انسان اپنی شخصیت کے اس سانچے میں رہتے ہوئے اپنی ساری زندگی
گزارتا ہے۔ رکوع [۹]

آیات نمبر 85 تا 93 میں یہود اور قریش کی طرف سے روح کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کا جواب۔ تمام جن و انس مل کر بھی اس جیسا قرآن نہیں بنا سکتے۔ مشرکین مکہ کا کوئی معجزہ دکھانے کا مطالبہ اور اس کا جواب۔

وَ یَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الرُّوۡحِ ؕ قُلِ الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّیۡ وَ مَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۸۵﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! یہ آپ سے روح کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں جو تھوڑا سا علم دیا گیا ہے وہ روح کی حقیقت کو نہیں پا سکتا وَ لَئِنۡ شِئۡنَا لَنَذۡهَبَنَّ بِالَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیۡنَا وَكِیۡلًا ﴿ۙ۸۶﴾ اِلَّا رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ اے نبی ﷺ! ہم چاہیں تو وہ سب کچھ آپ سے واپس لے لیں جو ہم نے وحی کے ذریعہ عطا کیا ہے، پھر آپ ہمارے مقابلے میں کوئی حمایتی اور مددگار نہ پائیں گے جو اسے واپس دلا سکے، مگر یہ کہ آپ کے رب کی رحمت سے اِنَّ فَضۡلَهٗ كَانَ عَلَیۡكَ كَبِیۡرًا ﴿۸۷﴾ اس میں شک نہیں کہ آپ پر اس کا بڑا ہی فضل ہے بظاہر خطاب رسول اللہ (ﷺ) سے ہے لیکن اصل مخاطب مشرکین ہیں، جنہیں یہ پیغام دینا مقصود ہے کہ یہ قرآن اللہ کی وحی کے ذریعہ نازل کیا گیا ہے اور کسی طور بھی رسول اللہ (ﷺ) کا اپنا بنایا ہوا نہیں ہے قُلۡ لَّئِنِ اجۡتَمَعَتِ الۡاِنۡسُ وَ الۡجِنُّ عَلٰۤی اَنۡ یَّاۡتُوۡا بِمِثۡلِ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لَا یَاۡتُوۡنَ بِمِثۡلِهٖ وَ لَوۡ كَانَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ ظَهِیۡرًا ﴿۸۸﴾ اے نبی ﷺ! آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور جنات اکٹھے ہو کر اس قرآن کے مانند کلام بنا کر لانا چاہیں تو اس جیسا نہیں بنا سکتے خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں وَ لَقَدۡ صَرَّفۡنَا لِلنَّاسِ فِیۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ ۫

فَاَبٰۤی اَکۡثَرُ النَّاسِ اِلَّا کُفُوۡرًا ﴿۸۹﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! ہم نے لوگوں کو سمجھانے کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں طرح طرح سے بیان کی ہیں لیکن پھر بھی اکثر لوگ انکار اور ناشکری کئے بغیر نہ رہے وَ قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَکَ حَتّٰی تَفۡجُرَ لَنَا مِنَ الۡاَرۡضِ یَنۡۢبُوۡعًا ﴿۹۰﴾ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ پر اس وقت تک ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک آپ معجزہ کے طور پر ہمارے لئے زمین سے پانی کا ایک چشمہ نہ جاری کر دیں اَوۡ تَکُوۡنَ لَکَ جَنَّۃٌ مِّنۡ نَّخِیۡلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الۡاَنۡہٰرَ خِلٰلَہَا تَفۡجِیۡرًا ﴿۹۱﴾ یا خود آپ کے لئے اچانک کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ بن جائے اور آپ اس کے درمیان نہریں رواں کر دیں اَوۡ تُسۡقِطَ السَّمَآءَ کَمَا زَعَمۡتَ عَلَیۡنَا کِسَفًا اَوۡ تَاۡتِیَ بِاللّٰہِ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ قَبِیۡلًا ﴿۹۲﴾ یا جیسے آپ کہا کرتے ہیں، آسمان کے ٹکڑے ہم پر آگریں یا اللہ اور اس کے فرشتے کھلم کھلا ہماری نظروں کے سامنے آجائیں اَوۡ یَکُوۡنَ لَکَ بَیۡتٌ مِّنۡ زُخۡرُفٍ اَوۡ تَرۡقٰی فِی السَّمَآءِ ؕ یا آپ کے لئے ایک سونے کا گھر بن جائے یا آپ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ جائیں وَ لَنۡ نُّؤۡمِنَ لِرُقِیِّکَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیۡنَا کِتٰبًا نَّقۡرَؤُہٗ ؕ اور ہم آپ کے آسمان پر چڑھ جانے کا بھی اس وقت تک یقین نہ کریں گے جب تک آپ وہاں سے ایک کتاب نہ لے آئیں جسے ہم خود پڑھ کر دیکھ لیں قُلۡ سُبۡحَانَ رَبِّیۡ ہَلۡ کُنۡتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۳﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ کہہ دیجئے کہ پاک ہے میرا رب، میں تو اللہ کا پیغام لانے والے ایک انسان کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہوں رکوع [۱۰]

آیات نمبر 94 تا 100 میں تلقین کہ انسانوں کے لئے ایک انسان ہی رسول ہو سکتا ہے فرشتہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی آیات سے انکار کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ جس اللہ نے پہلی دفعہ پیدا کیا ہے وہ دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ اللہ کے خزانے لا محدود ہیں اور وہ بہت عطا کرنے والا ہے جبکہ انسان بہت بخیل اور تنگ دل واقع ہوا ہے

وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰۤی اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۴﴾ اور جب کبھی لوگوں کے پاس اللہ کی طرف سے ہدایت آئی تو انہیں ایمان لانے سے جس چیز نے روکا، وہ اس کے سوا اور کچھ نہ تھی کہ وہ کہتے تھے کیا اللہ نے ایک انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ قُلۡ لَّوۡ كَانَ فِی الۡاَرۡضِ مَلٰٓئِكَةٌ یَّمۡشُوۡنَ مُطۡمَئِنِّیۡنَ لَنَزَّلۡنَا عَلَیۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۵﴾ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)! آپ فرما دیجئے کہ اگر زمین میں انسانوں کی بجائے فرشتے اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو یقیناً ہم بھی آسمان سے کسی فرشتہ کو ہی رسول بنا کر بھیجتے قُلۡ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیۡدًۢا بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَكُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیۡرًۢا بَصِیۡرًا ﴿۹۶﴾ آپ کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی کی گواہی کافی ہے، وہ یقینا اپنے بندوں سے باخبر ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے وَ مَنۡ یَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ الۡمُهۡتَدِ ۚ وَ مَنۡ یُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَهُمۡ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِهٖ ؕ اور اللہ جسے ہدایت فرما دے تو وہی ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دے تو آپ اس کے لئے اللہ کے سوا کوئی اور مددگار نہیں پائیں گے وَ نَحۡشُرُهُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ عَلٰی وُجُوۡهِهِمۡ عُمۡیًا وَّ بُكۡمًا وَّ صُمًّا ؕ اور قیامت کے دن ہم ان گمراہوں کو اندھا، گونگا اور بہرا کر کے ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ان کا آخری ٹھکانا جہنم ہے،
جب کبھی اس کی آگ دھیمی ہونے لگے گی ہم ان کے لئے اسے اور بھڑکا دیں گے
ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ قَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ
رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾ ان کی یہ سزا اس لئے ہے کہ وہ
ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ جب ہم مرنے کے بعد ہڈیاں
اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر از سر نو پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے؟ اَوَلَمْ
يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ
مِثْلَهُمْ وَ جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ کیا ان لوگوں نے اس بات پر غور
نہیں کیا کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، اس بات پر بھی قادر ہے
کہ ان جیسے انسان دوبارہ پیدا کر دے؟ اور اس نے ان کو دوبارہ پیدا کرنے کے لئے
ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ
اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ لیکن اس کے باوجود بھی یہ ظالم انکار کئے بغیر نہیں رہتے قُلْ لَّوْ
اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ
اے پیغمبر (ﷺ)! آپ کہہ دیجئے کہ اگر میرے رب کی رحمت کے خزانے
تمہارے اختیار میں ہوتے تو تم ختم ہو جانے کے خوف سے کبھی خرچ نہ کرتے وَ
كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ع حقیقت یہی ہے کہ انسان بڑا ہی تنگ دل اور بخیل واقع
ہوا ہے رکوع [۱۱]

آیات نمبر 101 تا 111 میں مشرکین کے معجزہ طلب کرنے کے حوالے سے موسیٰ علیہ السلام کو دیئے گئے نو معجزوں کا ذکر جس کے باوجود فرعون اور اس کے سردار ایمان نہ لائے۔ قرآن کو تھوڑا تھوڑا اتارنے کی حکمت ۔ قرآن سن کر مشرکین ایمان نہیں لائے جبکہ پرہیز گار اہل کتاب اسے پہچان گئے ہیں کہ یہی وہی کتاب ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ اللہ کے سب ہی نام اچھے ہیں۔ نماز کے دوران آواز میں میانہ روی اختیار کرنے کی تاکید۔ روز قیامت شرک کرنے والوں کو اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں ہو گا

وَ لَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسٰى تِسۡعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسۡـَٔلۡ بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِذۡ جَآءَهُمۡ فَقَالَ لَهٗ فِرۡعَوۡنُ اِنِّىۡ لَاَظُنُّكَ يٰمُوۡسٰى مَسۡحُوۡرًا ﴿۱۰۱﴾ آپ یہ بات خود بنی اسرائیل سے پوچھ لیجئے کہ جب موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے تھے تو یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو روشن نشانیاں عطا کی تھیں، پھر جب وہ فرعون کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ اے موسیٰ! میں سمجھتا ہوں کہ ضرور تجھ پر جادو کر دیا گیا ہے

قَالَ لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَاۤ اَنۡزَلَ هٰٓؤُلَاۤءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ بَصَآٮِٕرَ‌ۚ اور موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو جواب دیا تھا کہ تو خوب جانتا ہے کہ یہ بصیرت افروز نشانیاں آسمانوں اور زمین کے رب کے سوا کسی اور نے نہیں اتاری ہیں وَ اِنِّىۡ لَاَظُنُّكَ يٰفِرۡعَوۡنُ مَثۡبُوۡرًا ﴿۱۰۲﴾ اور اے فرعون! میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ تو ضرور ہلاک ہو کر رہے گا؟ فَاَرَادَ اَنۡ يَّسۡتَفِزَّهُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ فَاَغۡرَقۡنٰهُ وَمَنۡ مَّعَهٗ جَمِيۡعًا ۙ﴿۱۰۳﴾ آخر کار فرعون نے ارادہ کیا کہ موسیٰ اور بنی اسرائیل کو اس سر

زمین سے اکھاڑ پھینکے، لیکن ہم نے اسے اور اس کے تمام ساتھیوں کو غرق کر دیا وَّ قُلۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ لِبَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اسۡكُنُوا الۡاَرۡضَ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ جِئۡنَا بِكُمۡ لَفِيۡفًا ﴿۱۰۴﴾ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اب تم زمین میں سکونت اختیار کرو اور جب ہمارے وعدہ آخرت کا وقت آئے گا تو ہم تم سب کو اکھٹا کر کے لے آئیں گے وَبِالۡحَقِّ اَنۡزَلۡنٰهُ وَبِالۡحَقِّ نَزَلَ‌ؕ اے پیغمبر (ﷺ) ! ہم نے اس قرآن کو بڑی حکمت کے ساتھ نازل کیا ہے اور یہ بڑی حفاظت سے یہاں پہنچا ہے وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا ﴿۱۰۵﴾ اور ہم نے آپ کو مومنوں کو جنت کی بشارت دینے والا اور منکرین کو عذاب جہنم سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے وَقُرۡاٰنًا فَرَقۡنٰهُ لِتَقۡرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكۡثٍ وَّنَزَّلۡنٰهُ تَنۡزِيۡلًا ﴿۱۰۶﴾ اور ہم نے قرآن کو چھوٹے حصوں میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور اسی لئے ہم نے اس کو نازل بھی بتدریج تھوڑا تھوڑا کر کے کیا ہے قُلۡ اٰمِنُوۡا بِهٖۤ اَوۡ لَا تُؤۡمِنُوۡا‌ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهٖۤ اِذَا يُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ يَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ سُجَّدًا ۙ ﴿۱۰۷﴾ اے پیغمبر (ﷺ) ! آپ ان کافروں سے کہہ دیجئے کہ تم اس قرآن پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ لیکن یہ حقیقت ہے کہ جب یہ قرآن ان لوگوں کے سامنے پڑھا جاتا ہے جنہیں اس سے پہلے کتب آسمانی کا علم دیا گیا تھا تو وہ بے اختیار ماتھے کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں وَّيَقُوۡلُوۡنَ سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنۡ كَانَ وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُوۡلًا ﴿۱۰۸﴾ اور پکار اٹھتے

ہیں کہ پاک ہے ہمارا رب، بیشک ہمارے رب کا وعدہ تو پورا ہونا ہی تھا وَيَخِرُّوْنَ

لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۩ ۱۰۹ [السجدہ] وہ روتے ہوئے سجدہ

میں گر جاتے ہیں اور اس قرآن کا سننا ان کے خشوع اور عاجزی میں اور اضافہ کر دیتا

ہے قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاۗءُ

الْحُسْنٰى ۚ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ کہہ دیجئے کہ تم اسے اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن

کہہ کر پکارو، جس نام سے چاہو اسے پکارو، اس کے سب نام ہی اچھے ہیں وَلَا تَجْهَرْ

بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۱۱۰ اور آپ اپنی نماز نہ

زیادہ بلند آواز سے پڑھیں نہ بالکل آہستہ آواز سے بلکہ دونوں کے درمیان اوسط

درجہ اختیار کیجئے وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۱۱۱ ع اے

پیغمبر (ﷺ)! آپ کہہ دیجئے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو نہ اولاد رکھتا

ہے اور نہ حکومت و فرمانروائی میں کوئی اس کا شریک ہے اور نہ وہ عاجز و بے کس ہے

کہ اسے کسی مدد گار کی ضرورت ہو اور اس کی بڑائی کی پکار کو بلند کرو جیسی پکار بلند کرنی

چاہئیے رکوع [۱۲]

18: سورۃ الکھف

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
18	سُوۡرَةُ الۡكَهۡفِ	مکی	12	110	15	سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آیات نمبر 1 تا 8 میں تلقین کہ قرآن ایک صاف اور سیدھی کتاب ہے جو اس لئے نازل کی گئی ہے تاکہ منکرین کو عذاب سے خبر دار کر دے اور اہل ایمان کو بہت اچھے اجر کی بشارت سنا دے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے انہیں آگاہ کر دے کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو تسلی کہ آپ کا کام صرف لوگوں تک پیغام پہنچا دینا ہے۔ اس زمین پر جو کچھ ہے وہ محض لوگوں کے امتحان کے لئے بنایا گیا ہے اور بالآخر یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَ لَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا ؕ﴿ۜ۱﴾

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندے پر " الکتاب " یعنی قرآن نازل کیا اور اس میں کسی طرح کی بھی کجی نہیں رکھی

قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡہُ وَ یُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۙ﴿۲﴾

یہ بالکل سیدھی بات کہنے والی اور سیدھا راستہ دکھانے والی کتاب ہے تاکہ منکرین کو اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ایمان لا کر نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبری دے کہ ان کے لیے جنت میں بہت اچھا اجر ہے

مَّاکِثِیۡنَ فِیۡہِ اَبَدًا ۙ﴿۳﴾

جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

وَّ یُنۡذِرَ الَّذِیۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ

اللّٰهُ وَلَدًا ۝۴ اور ان لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں جو کہتے ہیں کہ اللہ بھی اولاد رکھتا ہے مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمۡ ؕ حالانکہ اس بات کی کوئی دلیل نہ تو ان کے پاس ہے نہ ان کے باپ دادا کے پاس تھی كَبُرَتۡ كَلِمَةً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ ؕ اِنۡ يَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا كَذِبًا ۝۵ بڑی ہی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے، جو کچھ یہ کہتے ہیں وہ سراسر جھوٹ ہے فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمۡ اِنۡ لَّمۡ يُؤۡمِنُوۡا بِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ اَسَفًا ۝۶ سواے پیغمبر (ﷺ)! کیا آپ ان لوگوں کے قرآن پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے اپنے آپ کو شدت غم سے ہلاک کر لینا چاہتے ہیں؟ اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَى الۡاَرۡضِ زِيۡنَةً لَّهَا لِنَبۡلُوَهُمۡ اَيُّهُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ۝۷ بے شک جو کچھ روئے زمین پر ہے ہم نے اسے زمین کے لیے آرائش بنایا ہے تاکہ لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں کون اچھے عمل کرنے والا ہے وَاِنَّا لَجٰعِلُوۡنَ مَا عَلَيۡهَا صَعِيۡدًا جُرُزًا ۝۸ؕ اور آخر کار ایک دن ہم ان تمام چیزوں کو جو زمین پر موجود ہیں نابود کر کے زمین کو چٹیل میدان بنا دینے والے ہیں۔

آیات نمبر 9 تا 17 میں اہل کتاب کی طرف سے اصحاب کہف کے بارے میں اٹھائے گئے ایک سوال کے جواب میں اصحاب کہف کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔

اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡكَهۡفِ وَ الرَّقِيۡمِ ۙ كَانُوۡا مِنۡ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ غار اور کتبے والے ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے ایک بڑی عجیب نشانی تھے؟

اِذۡ اَوَى الۡفِتۡيَةُ اِلَى الۡكَهۡفِ فَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّ هَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ جب چند نوجوانوں نے پہاڑ کے ایک غار میں پناہ لی اور انہوں نے دعا کی تھی کہ اے ہمارے رب! ہم پر اپنی جناب سے رحمت نازل فرما اور ہمارے لئے ہمارے کام میں صحیح رہنمائی کا سامان مہیا کر دے

فَضَرَبۡنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمۡ فِى الۡكَهۡفِ سِنِيۡنَ عَدَدًا ۙ ﴿۱۱﴾ تو ہم نے اس غار میں گنتی کے کئی برس تک ان پر نیند کا پردہ ڈالے رکھا

ثُمَّ بَعَثۡنٰهُمۡ لِنَعۡلَمَ اَىُّ الۡحِزۡبَيۡنِ اَحۡصٰى لِمَا لَبِثُوۡۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ پھر ہم نے انہیں اٹھا دیا تا کہ ہم معلوم کریں کہ ان لوگوں میں سے کون سا گروہ غار میں رہنے کی مدت کا ٹھیک شمار کرتا ہے

قریش نے یہود کے اشارہ پر رسول اللہ (ﷺ) سے چند سوال کئے تھے کہ اگر آپ نبی ہیں تو ان کے جواب بتائیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اصحاب کہف کا قصہ کیا ہے؟، قرآن اس کے جواب میں ان کا صحیح قصہ بیان کرتا ہے

رکوع [۱]

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ نَبَاَهُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ ان اصحاب کہف کا بالکل صحیح واقعہ ہم آپ کو سناتے ہیں اِنَّهُمۡ فِتۡيَةٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّهِمۡ وَزِدۡنٰهُمۡ هُدًى ﴿۱۳﴾ وہ

چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے اور ہم نے ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیا تھا وَّرَبَطۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اِذۡ قَامُوۡا فَقَالُوۡا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَنۡ نَّدۡعُوَا۟ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدۡ قُلۡنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ اور ہم نے ان کے دلوں کو اس وقت صبر و استقامت عطا کی جب وہ باطل کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا کہ ہمارا رب تو وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، ہم اسے چھوڑ کر کسی دوسرے کو معبود نہ پکاریں گے، اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم بڑی ہی بے جا بات کہیں گے هٰٓؤُلَاۤءِ قَوۡمُنَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ ہماری قوم کے ان سب لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے معبود بنا رکھے ہیں لَوۡلَا يَاۡتُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِسُلۡطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ یہ لوگ ان کے معبود ہونے کی کوئی واضح دلیل کیوں نہیں پیش کرتے؟ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ پھر اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹی تہمت لگائے وَاِذِ اعۡتَزَلۡتُمُوۡهُمۡ وَمَا يَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاۡوٗۤا اِلَى الۡكَهۡفِ يَنۡشُرۡ لَـكُمۡ رَبُّكُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِهٖ وَيُهَيِّئۡ لَـكُمۡ مِّنۡ اَمۡرِكُمۡ مِّرۡفَقًا ﴿۱۶﴾ اور اب جبکہ تم اپنی قوم کے لوگوں سے اور ان معبودوں سے جنہیں یہ لوگ اللہ کے سوا پوجتے ہیں، بے تعلق ہو ہی چکے ہو تو آؤ اس غار میں پناہ لے لو، تمہارا رب تم پر اپنی رحمت کا سایہ پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں سہولت کا سامان مہیا کر دے گا وَتَرَى الشَّمۡسَ اِذَا طَلَعَتۡ تَّزٰوَرُ عَنۡ كَهۡفِهِمۡ ذَاتَ الۡيَمِيۡنِ وَاِذَا غَرَبَتۡ تَّقۡرِضُهُمۡ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمۡ فِىۡ

فَجۡوَةٍ مِّنۡهُ ؕ اور تم دیکھو گے کہ سورج جب طلوع ہوتا ہے تو ان کے غار سے داہنی طرف کترا کر نکل جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو بائیں طرف جھک کر نکل جاتا ہے اور وہ لوگ غار کے اندر کشادہ جگہ میں لیٹے ہوئے ہیں ذٰلِكَ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے مَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ الۡمُهۡتَدِ ۚ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرۡشِدًا ﴿١٧﴾ جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پا سکتا ہے اور جسے وہ گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دے تو آپ اس کے لئے کوئی ایسا مددگار نہ پائیں گے جو اس کی رہنمائی کر سکے رکوع [٢]